احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۲۹

ایڈیٹر: نـ ـیفی

خطبہ نمبر 16

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 212 | بدھ 4 جمادی الاول 1417ھ 18 تبوک 1375ہش 18 ستمبر 1996ء

اس یقین کے ساتھ دعا کی جائے کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

جب تو دعا کیلئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں (-) ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق، وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چنا اس لئے کہ وہ تمام تعلیمات خدا نے خود دینی تھیں

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 17 نومبر 1995ء بمطابق 17 نبوت 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

گزشتہ خطبے میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے حوالے سے (-) "اللہ نور السماوات والارض...... الخ" کی (تشریح) پیش ہو رہی تھی جو حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمائی اور جس کو میں نے مزید وضاحت سے کھول کر جماعت کے سامنے رکھا۔ یہ مضمون ابھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ خطبے کا وقت ختم ہو گیا اور اس کے علاوہ بھی اور بہت سی باتیں خدا تعالیٰ کے اسم نور کے حوالے سے کرنے والی ہیں۔ اس لئے خطبے میں جہاں میں نے مضمون کو چھوڑا تھا وہاں سے بات کو آگے بڑھاؤں گا۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) شجرہ مبارکہ زیتون کی مثال کی تشریح فرما رہے تھے اور اس موقع پر کچھ حصہ مضمون کا بیان کرنے کے بعد وقت ختم ہو گیا تھا۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ جو زیتون کا تیل ہے جس سے وہ وحی کا مبارک چراغ روشن ہے وہ تیل کیا چیز ہے۔ جو عبارت ہے وہ تمام تر اگر پڑھی جائے تو چونکہ مشکل عبارت ہے اور بہت سے سننے والے جو اردو کو اچھی طرح سمجھتے بھی ہیں وہ اس عبارت کو پوری طرح سمجھ نہیں سکیں گے۔ پس بجائے اس کے کہ وہ عبارت پڑھوں اس کے سردست پہلے حصے کا مضمون بیان کرتا ہوں بعد میں پھر کچھ عبارتیں بھی پڑھوں گا ان کا مضمون بھی بیان کروں گا۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) یہ فرما رہے ہیں کہ جو تیل ہے وہ خلاصہ ہوا کرتا ہے کسی چیز کی ذات کا اور درخت کا تیل اس کی صفات کا خلاصہ ہوا کرتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمثیل کے طور پر زیتون قرار دے کر جب اس کے تیل کی بات شروع کی تو مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فطرت سلیمہ، آپ کی عقل، آپ کی روحانی قوتیں اور وہ تمام صفات جو آپ کی ذات کا خلاصہ ہیں اور وہ صفات جو خود اللہ تعالیٰ کے کلام سے پروردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فضل کے نتیجے میں پروردہ ہیں۔ یعنی آغاز میں بھی اللہ ہی کا فضل ہے اس نے ایک وجود پیدا فرمایا اور اس وجود کی ان صفات کو پوری طرح نشوونما کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر وہ نشوونما جب اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہے تو ان کی کیفیت یوں بیان فرمائی کہ گویا وہ نور از خود بھڑک اٹھنے کے لئے تیار تھا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفات حسنہ کا آسمانی نور کے ساتھ کامل اتصال ہے۔ کیونکہ جب تک یہ اتصال نہ ہو اس وقت تک آسمانی نور اپنے درجہ کمال کے ساتھ آپ کی ذات پر نازل نہیں ہو سکتا تھا۔

اس لئے یہ مثال کسی اور نبی کی وحی کے متعلق استعمال نہیں فرمائی گئی کہ وہ نور جو آپ کی صفات حسنہ کا خلاصہ تھا وہ از خود بھی چمکتا رہا مگر از خود لفظ دھوکے والا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے جس انداز میں پیش فرمایا ہے اس میں از خود کا تصور اس میں سے غائب ہو جاتا ہے۔ فرمایا ہے یہ مقدر بات تھی کہ اللہ ہی کے فیض سے تربیت یافتہ وجود تھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں "جو اس عقل کامل کے چشمہ صافی سے پروردہ ہیں" وہ صفات محمدیہ جو اس "عقل کامل" یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کی طرف اس "عقل کامل" کہہ کر اشارہ فرمایا ہے۔ "اس عقل کامل کے چشمہ صافی سے پروردہ ہیں" خدا تعالیٰ کا جو حکمت کاملہ کہلا سکتا ہے۔ ہر عقل ہر حکمت کا سرچشمہ وہی ہے۔ اس چشمہ صافی سے جس شجرہ طیبہ نے فیض پایا وہ محمد رسول اللہ کا شجر تھا۔ اور اس مثال کا استعمال فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کیونکہ اگر مثال زیتون کے درخت سے تھی تو زیتون کا درخت خود بھی تو کسی پانی کا محتاج ہے۔ وہ پانی کون سا تھا کہاں سے اترا تھا۔ وہ زمینی پانی نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا وہ پانی تھا جو اس کی عقل کامل سے اترتا ہے۔ ویسے تو ہر فیض خدا ہی سے ملتا ہے، جن لوگوں کو تھوڑی سی بھی عقل ملے ان کو بھی خدا ہی سے نور ملتا ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعلق میں خدا تعالیٰ کو عقل کامل قرار دینا بتا رہا ہے کہ اللہ کا جو نور بصیرت یا جو بھی اسے آپ کہہ لیں "عقل کامل" جو تمام حقائق کا سرچشمہ ہے جس میں کوئی تضاد نہیں ہے، جو تمام موجودات کی کنہ ہے اس عقل کامل کے چشمہ صافی سے محمد رسول اللہ کا شجرہ طیبہ یعنی وہ زیتون کا درخت پرورش یافتہ تھا۔ پس از خود کی بحث اٹھ گئی۔ آغاز ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تخلیق خدا کے عقل کامل کے چشمہ سے ہوئی اور وہ جو درخت تھا جو عقل کامل سے فیض یافتہ ہو، وہ دنیا کی کسی اور چیز سے فیض یافتہ نہ ہو، اس کا شفاف اور پاکیزہ اور خالص ہونا بالبداہت ثابت ہے۔ اب اس کا ایک اور تعلق بھی ہے۔ جو دوسرے عام عقل والوں کے ساتھ اس مضمون کا تعلق ہے وہ جہاں تک حقیقی اور سچی عقل کا تعلق ہے۔ اللہ ہی سے فیض یافتہ ہوتے ہیں مگر محض اس سے فیض یافتہ نہیں رہتے، کچھ دنیاوی عقول کے چشموں سے بھی پانی پیتے ہیں، کچھ دنیاوی حکماء کی باتوں سے بھی متاثر ہوتے ہیں، کچھ اپنی تحقیقات سے بھی وہ کچھ فیض یافتہ ہوتے ہیں۔ اس لئے خالصتاً اللہ کی عقل کل سے فیض یافتہ ان کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پس اس چشمے میں کچھ دوسرے پانی بھی آملتے ہیں۔

ان معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُمّی کہنا آپ کی ایک عظیم تعریف ہے اور یہی لفظ امی جب دوسری عرب قوم پر اطلاق پایا تو دوسرے معنے رکھتا ہے کیونکہ ہر لفظ اپنے موقع اور محل کے مطابق سمجھا جاتا ہے۔ ان کے معنوں میں یہ تھا کہ وہ تعلیم یافتہ ہیں ہی نہیں، نہ خدا سے نہ بندوں سے، نہ اللہ کی عقل سے انہوں نے تعلق جوڑا نہ اپنی عقل سے کچھ فائدہ حاصل کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چونکہ دنیاوی عقول کا استعمال نہیں کیا اور دنیاوی علوم کے چشموں سے پانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

نہیں پیا اس لئے آپؐ کی نشوونما خالصتاً اس عقل کل سے ہوئی ہے جسے ہم خدا بھی کہتے ہیں۔ اور عقل کل نے آغاز ہی سے آپؐ کو پانی پلایا آپؐ کی آبیاری فرمائی اور اس پانی کو پی پی کر یہ شجرہ طیبہ بڑھا اور جوان ہوا اور اس نے شاخیں نکالیں اور پھول پھل لایا۔ ان سارے مراحل سے گزر کر جب وہ اس مرتبے تک پہنچا ہے کہ اس سارے وجود کا عطر خالص ایک تیل کی شکل میں ظاہر ہو گیا۔ یعنی آنحضرت ﷺ اپنی بلوغت کو پہنچے اور یہ وجود اس مقام پر پہنچا جب کہ درخت سے تیل الگ ہو کر صاف ہو کر، نتھر کر باہر آنے لگتا ہے۔ اس تیل پر وحی کا نزول ہوا ہے اور یہ وہ تیل تھا جو بھڑک اٹھنے کو تیار تھا۔ اس لئے نہیں کہ انسان بذات خود اپنی عقل سے روشن ہو سکتا ہے اس لئے کہ شروع ہی سے عقل کل سے فیض یافتہ تھا۔ یہ تفصیل ہے جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اس ایک چھوٹے سے فقرے کی ہے کہ "اس عقل کامل کے چشمہ صافی سے پروردہ ہیں" تمام صفات محمدیہ ﷺ اللہ کی عقل کامل کے سرچشمے سے پروردہ ہیں۔

پھر وحی کے نزول اور خصوصاً اس ذات پر نور الٰہی کا نزول اس طرح کہ یہ خود نور مجسم بن جائے یا نور مجسم کی طرح دکھائی دے اور اس سے پھر دوسرے نور روشن ہوں اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "ان لطائف قابلہ پر وحی کا فیضان ہوا" وہ لطائف جو اپنے درجہ کمال کو پہنچ گئے محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات میں۔ یہاں درجہ کمال سے مراد یہ ہے کہ آسمانی نور کے اترنے سے پہلے آسمانی نور نے جس درخت کی آبیاری کی ہے اس کے اندر لطیف صفات کی پرورش کی اور وہ لطیف صفات جب تیار ہو گئیں تو پھر وہ محتاج تھیں کہ آسمان سے بھی ایک نور نازل ہوتا۔ اس کی تفاصیل آگے پھر آئیں گی تو آپ کے سامنے مضمون اور بھی کھل جائے گا۔ فرماتے ہیں۔ "اور ظہور وحی کا موجب وہی ٹھہرے" اب یہ عجیب بات ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ظہور وحی کا موجب قرار دیا ہے حالانکہ وحی ایک موہبت ہے جو آسمان سے اترتی ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس موہبت اور موجب وحی کے بظاہر متصادم مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے خوب کھول دیتے ہیں اور اس میں کوئی تضاد باقی نہیں رہتا۔

"اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ فیضان وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا" اس میں بہت سے مسائل حل ہو گئے جو بہت دیر، مدتوں سے اہل علم و فکر کو الجھنوں میں مبتلا کئے رکھے رہے۔ یعنی انبیاء کی وحی میں فرق کیا ہے، کیوں ہوا ہے۔ انہوں نے ایک ہی چشمے سے پانی پیا، اس کی وحی مختلف، اس کی وحی مختلف۔ اس کا انداز کلام مختلف، اس کا انداز کلام مختلف تو کیا مختلف خداؤں نے ان کی پرورش فرمائی ہے یا ایک ہی خدا کے فیض یافتہ ہیں، پھر فرق کیوں ہے۔ چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ) اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ فیضان وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا" اس میں دراصل وہی مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ ویسا ہی اس پر بوجھ ڈالتا ہے جیسے بوجھ کا وہ متحمل ہو سکتا ہے۔ (-) پس محمدؐ رسول اللہ کی وسعتوں کا عظیم تر ہو جانا اور تمام بنی نوع انسان کی وسعتوں سے آپؐ کا دائرہ پھیل کر بڑھ جانا یہاں تک کہ ان تمام بنی نوع انسان کی صفات پر آپؐ کی وسعتیں محیط ہو جائیں۔ یہ بات اس بات کا تقاضا کرتی تھی یہ موجب وحی ہے کہ آپؐ پر وحی نازل ہو جو اپنی وسعتوں میں کل عالمی ضروریات پر محیط ہو جائے، تمام بشری ضروریات کو پورا کرنے والی اور ان کے تمام سوالات کا جواب رکھتی ہو۔

پس وحی کا صاحب وحی کے مطابق ہونا یہ معنی رکھتا ہے اور اسی لئے ہر نبی کی وحی کا دائرہ مختلف ہے اور اس کے نور کی چمک میں بھی فرق ہے حالانکہ نور اللہ ہی کا ہے جس سے وہ روشن ہوتے ہیں۔ اب تیلوں کو دیکھ لیں ایک تیل کو جلائیں اس کی روشنی اور طرح کی ہوتی ہے دوسرے تیل کو جلائیں اس کی روشنی اور طرح کی ہوتی ہے۔ وہ کیمیا جن کو روشن کیا جاتا ہے ان میں سے بعض کیمیا ہیں جن کی روشنی بہت ہی تیز سفید ہوتی ہے جیسے سورج کی روشنی ہو۔ کیلشیم کاربائیٹ کے جو چراغ جلتے ہیں لاہور میں مونگ پھلیاں بیچنے والے یا اس قسم کے بھنے ہوئے دوسرے Nuts بیچتے ہیں کئی دفعہ اس کے اوپر ان کا چراغ رکھا ہوتا ہے وہ بالکل لگتا ہے کہ دن کی روشنی ہے۔ ربوہ میں جب بجلی نہیں آئی تھی تو میں نے بھی بنایا تھا۔ تو نور تو وہی ہے جو خدا نے ہر چیز کے اندر رکھا ہوا ہے مگر ہر چیز کے چمک اٹھنے میں اس کی اپنی صلاحیتیں جلوہ گر ہوتی ہیں اور آگ تو سب کو اسی طرح جلاتی ہے اور روشن کرتی ہے مگر مادے کے فرق سے اس کی تجلی میں فرق پڑ جاتا ہے۔

پس اللہ نے دوسرے انبیاء کے تیل کو بھی ایک روحانی تیل کے طور پر شرف بخشا اور ان کو بھی روشن کیا۔ لیکن جب محمدؐ رسول اللہ کا تیل روشن ہوا ہے تو کل عالم روشن ہو گیا اس لئے کسی اور کو سراج نہیں فرمایا بلکہ آپ ہی کو سراج قرار دیا۔ چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں "فیضان وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا اور انہی اعتدالات کے مناسب حال ظہور میں آیا جو کہ طینت محمدیہ میں موجود تھی۔ (لفظ تھی لکھا ہوا ہے اور اعتدالات جمع کا ہے ہو سکتا ہے یعنی یہی ہوا ہو گا کہ کاتب نے تھیں کو تھی لکھ دیا ہو یا جملے کی بناوٹ کی مجھے سمجھ نہ آئی ہو۔ "فیضان وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا اور انہی اعتدالات کے مناسب حال ظہور میں آیا کہ جو طینت محمدیہ میں موجود تھی" غالباً تھیں ہی ہے اور کوئی اس کی وجہ مجھے سمجھ نہیں آرہی وہ کاتب ہمارے ہاں تو بڑے بڑے کرشمے دکھاتے ہیں۔ دو نقطے چھوڑ دینا ان کے تو بائیں ہاتھ کا کام ہے اس لئے اس کو اس طرح پڑھنا چاہئے۔)

"اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہریک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے" کہتے ہیں تفصیل اس کی یہ ہے "منزل علیہ" وہ پاک نبی جس پر وحی نازل ہو رہی ہوتی ہے، اسے منزل علیہ فرما رہے ہیں جس پر وحی نازل ہوئی۔ اس کی فطرت کے مطابق نازل ہوتی ہے اور اس کے مطابق نازل ہونا خود ایک فصاحت و بلاغت کا کرشمہ ہے کیونکہ فصاحت و بلاغت کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جو مقتضائے حال کے مطابق ہو۔ اگر کسی بچے سے خطاب ہو رہا ہو تو بچوں کی طرح بننا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ بچوں کی زبان میں تو تلا بھی ہونا پڑتا ہے اور جو کم فہم لوگ ہیں بسا اوقات وہ سمجھتے ہیں یہ وقار کے خلاف بات ہے کہ بچوں کی طرح حرکتیں کر رہا ہے۔ حالانکہ اگر یہ وقار کے خلاف ہے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ "انا عند ظن عبدی بی" کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تو اپنے بندے کے گمان اور اس کی سوچ کی توفیق کے مطابق ڈھل جاتا ہوں تبھی ہمارے اندر پیار کی باتیں چلتی ہیں ورنہ تو ناممکن ہے کہ کوئی شخص میرے جیسا ہو سکے مجھے ہی اس جیسا ہونا پڑتا ہے۔ ضمناً مجھے یاد آ گیا کہ ایک ہمارے جماعت احمدیہ کے مداح دانشور مجھے ملنے آئے۔ انہوں نے کہا باقی باتوں میں تو مجھے اتفاق ہے لیکن یہ جو آپ نے بچوں کی کلاس یا اردو کی کلاس شروع کر رکھی ہے آپ کی شان کے خلاف ہے۔ آپ کو ویسی حرکتیں کرنی پڑتی ہیں اور آپ کے منصب اور آپ کی شان کے خلاف ہے۔ اس نے بڑی ہمدردی اور نیکی میں ایک مشورہ دیا۔ میں نے کہا جو باتیں میں نے خدا سے سیکھی ہیں خدا کے مزاج سے سیکھی ہیں تمہاری نظر میں یا کسی کی نظر میں خلاف ہوں یا نہ مجھے کوئی بھی پرواہ نہیں۔ میں نے کہا گھر میں جو تم اپنے بچوں سے توتلی باتیں کرتے ہو تو اس وقت تمہاری شان اس راہ میں حائل کیوں نہیں ہوتی۔ جب ایک بادشاہ خواہ کیسا ہی صاحب منصب اور صاحب جلال ہو اپنے گھر میں اپنے چھوٹے سے بچے سے پیار سے باتیں کرتا ہے تو منہ بھی تتلے بنا لیتا ہے۔ اسی طرح کی حرکتیں کرتا ہے اور اس کی شان کے خلاف نہیں ہوتا۔ اگر یہ شان کے خلاف ہو تو خدا کا اپنے کسی بندے سے تعلق نہ ہو سکے۔ میں نے کہا میں تو مجبور ہوں اور تمہیں یہ بھی نہیں شاید پتہ کہ ہمارے محبت کے رشتے چل رہے ہیں۔ اگر میں یہ نہ سکھاؤں تو بہت سے دیکھنے والے ان مجالس میں آئیں ہی نہ اور تم لوگوں کو جو غیر ہو جماعت سے باہر، محبت بھی رکھتے ہو تو ان باتوں کی سمجھ نہیں ہے۔ میں نے کہا مجھے یہ بھی احساس ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے مثلاً، آپ یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ آپ نے اردو کی تعلیم باقاعدہ کالج میں حاصل نہیں کی نہ تعلیم دینے کی کوئی سند حاصل کی ہے اس لئے کیوں نہیں ان لوگوں کے سپرد کر دیتے جو اس مضمون سے واقف ہیں اور اس بات کی اہلیت رکھتے ہیں کہ صحیح زبان سکھا سکیں یہ ایک الگ بحث ہے۔ اس کا میں ایک دفعہ پہلے بھی جواب دے چکا ہوں کہ میں نے کوشش بہت کی تھی کہ ایسے لوگ آئیں اور جو میں جس رنگ میں سمجھانا چاہتا ہوں سمجھا دیں اور تقریباً ایک سال ضائع کرنے کے بعد پھر مجبور ہوا تھا مگر یہ ایک الگ بحث ہے۔

میں نے جو ان کو سمجھانا تھا جو اس مضمون سے تعلق رکھنے والی بات ہے وہ یہ ہے کہ بسا اوقات محبت کی وجہ سے تعلیم کا رشتہ قائم ہوتا ہے اور اگر محبت نہ ہو تو وہ تعلیم کا رشتہ قائم ہی نہیں ہوتا اس مضمون کو آپ لوگ نہیں سمجھتے۔ اگر میں خود اس مضمون کو نہ اٹھاتا تو وہ بچے جو ایک دوسرے سے مقابلے کر کر کے پہنچ رہے ہیں یہاں تک کہ چھت پر جگہ باقی نہیں رہی وہ کبھی بھی نہ آتے۔ اور یہ مضمون سب سے زیادہ اللہ سمجھتا ہے (-) کیونکہ معلم کا متعلم سے جب تک محبت کا رشتہ نہ ہو حقیقت میں صحیح تعلیم ہو ہی نہیں سکتی۔ تو وہ ایک طرف کمزوریاں رہ گئی ہوں گی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہتی ہیں۔ میں جانتا ہوں اور مانتا بھی ہوں ساتھ ساتھ کہ مجھے اس کا یہ بھی نہیں پتہ کہ یہ مذکر ہے یا مونث ہے' دیکھیں گے پھر بتائیں گے اور کئی غلطیاں رہ جاتی ہوں گی۔ مگر اس کے مقابل پر فوائد اتنے ہیں کہ ان فوائد کو میں نظرانداز نہیں کر سکتا۔ جہاں تک حرکتوں کا تعلق ہے آپ کے نزدیک یا کسی کے نزدیک وہ وقار کے خلاف ہوں مگر میرے نزدیک تو اگر وقار کا مسئلہ لیا جائے تو اللہ کا ہر دنیا کی مخلوق سے تعلق ٹوٹ جائے اور اس کی زبان میں بات ہی نہ کرے مگر اپنے گھر میں آپ کرتے ہیں۔ بادشاہ اپنے بچوں سے ایسی باتیں کرتے ہیں اگر وہ وقار کے خلاف ہیں تو کیا فرق پڑتا ہے فطرت کے تو مطابق ہے۔ اور جو شخص وقار کے خیال سے اپنی فطرت کو مسخ کرتا ہے وہ مصنوعی وجود ہے۔

(- - - - - - - - - - - - - - - - -
- - - -) 'جو کچھ میں ہوں جیسا ہوں تمہارے سامنے ہوں' پھر ان حرکتوں سے کچھ میرے نقائص بھی تو سامنے آتے ہوں گے جس میں میں خوش ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف خطبوں کے ذریعے تعارف ہو تو لوگ پتہ نہیں مجھے کیا سمجھ بیٹھیں کیونکہ خطبے میں (کلام الٰہی) کی باتیں' احادیث کی باتیں' رسول اللہ ﷺ کی باتیں اور ایسے عظیم مضمون ہو رہے ہوتے ہیں کہ مجھے وہ کچھ کا کچھ بنا بیٹھیں۔ میں چوغے اتار کے بھی ان کے سامنے آتا ہوں جس طرح اپنے گھر میں کپڑے کوٹ اتار کے صرف سادہ لباس میں انسان اپنے گھر میں بیٹھ جاتا ہے اس کو وہ اس نظر سے بھی دیکھتے ہیں جو محض انسانی اور بشری نظر ہے۔ تو ان سب امور کے فوائد ہیں اور یہ واقعہ ہے بہرحال کہ کثرت سے ایسے لوگ ہیں جو دنیا کے کونے کونے سے محض اس لئے ان کلاسوں کے وقت اپنے ٹیلی ویژن آن کر لیتے ہیں کہ (امام جماعت) سے ایک احمدی کا ایسا محبت کا رشتہ ہے کہ جو کچھ بھی کہے وہ دیکھنا چاہتا ہے وہ کیا کر رہا ہے بلکہ یہ بھی نہ سمجھے تو بیٹھا رہتا ہے بسا اوقات۔ اس عورت کی بات نہیں بتائی تھی وہ کہتی تھی کہ کسی نے پوچھا کہ تم تو "بولی" ہو یعنی کانوں سے بہری ہو۔ کچھ سمجھ نہیں آئی کیا کرتی رہی وہاں بیٹھ کے۔ اس نے کہا "ڈٹھیا بڑا اے" سنا تو کچھ نہیں پر دیکھا بڑا ہے۔ تو محبت کی باتوں میں وہ دلائل کام نہیں آتے کہ یہ سند یافتہ ہے کہ نہیں ہے۔ اور جہاں تک سند یافتہ ہونے کا تعلق ہے یہی تو مضمون چل رہا ہے اس وقت کہ بسا اوقات ایک شخص سند یافتہ نہ بھی ہو' وہ براہ راست خدا سے سیر یافتہ ہو یا وہ سیراب ہو رہا ہو بعض معنوں میں تو اس کی تعلیم اور ایک سند یافتہ کی تعلیم میں ایک فرق ضرور ہوتا ہے۔ وہ دل کی گہرائی میں اتر کے تعلیم دیتا ہے' وہ فطرت کے قریب رہ کر دیتا ہے' کوئی تصنع نہیں۔ اور اس پہلو سے خواہ اردو زبان کا معیار ہو نہ ہو تعلیم کی روح اس میں ضرور موجود رہتی ہے۔ اور یہ میں نے اس لئے جاری کیا ہے بتا چکا ہوں کہ تاکہ سب دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ اور کثرت سے جو احمدی اس وقت زبانوں کی تعلیم کے ویڈیوز تیار کر رہے ہیں اپنی اپنی زبان کی' ان سے میں نے کہا ہے وہ دیکھا کریں کہ میں کس طرح کرتا ہوں سو فیصدی اس کی نقل نہیں اتارنی مگر عمومی انداز ویسا ہی ہو تاکہ جب کوئی جرمن سیکھ رہا ہو تو اس کو اسی بے تکلف انداز سے جرمن سکھائی جائے جس طرح میں کوشش کرتا ہوں کہ اردو سکھائی جائے۔ اسی طرح دوسری زبانیں ہیں تو ان کو بھی ضرورت ہے کہ وہ مجھے دیکھ دیکھ کر اس انداز کو اختیار کریں جو میں نے بتایا تھا کہ فطرت کا انداز ہے جس پر مائیں بچوں کو سکھاتی ہیں۔ اور مائیں بچوں کو جب سکھاتی ہیں تو اس سے پہلے ان کو کوئی علم نہیں ہوتا' کسی سکول کی تربیت یافتہ نہیں ہوتیں۔ دنیا جہاں کی مائیں خواہ کسی زبان سے تعلق رکھتی ہوں' کسی قوم سے تعلق رکھتی ہوں' وحشی قبائل سے تعلق رکھتی ہوں' وہ بھی سکھا دیتی ہیں بلکہ جانور مائیں بھی سکھاتی ہیں اپنے بچوں کو' کیوں اس کا فطری تعلیم سے تعلق ہے۔ تو میں نے جو زبانوں کا مضمون شروع کیا تھا اس نقطہ نگاہ سے کیا تھا کہ خدا نے جو مضمون ماؤں کے ذریعے ہمیں سکھایا ہے ہم اسے اپنا لیں اور مائیں بھی پھر منہ بھی ٹیڑھے کرتی ہیں ان کو ہنسانے کے لئے عجیب عجیب شکلیں بھی بناتی ہیں تو اگر کوئی سمجھتا ہے وقار کے خلاف ہے مجھے کوئی بھی پرواہ نہیں' میرا وقار ہے ہی کچھ نہیں۔ میرا وقار اگر ہے تو صرف سچا ہونے میں ہے۔ جس حد تک میں سچا رہ سکتا ہوں اسی حد تک میرا وقار ہے' اس سے آگے نہیں ہے۔ اور یہ مجبوریاں ہیں اور اس وجہ سے فوائد بھی ہو رہے ہیں مگر میں کوئی دفاع نہیں کر رہا۔

اس مضمون سے میرا ذہن اس طرف چلا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے لئے محمدؐ رسول اللہ کو چنا (۔) اس لئے کہ وہ تمام تر تعلیمات خدا نے خود دینی تھیں اور یہ واقعہ جہاں تک میری نظر ہے کسی اور نبی کے ساتھ ظہور میں نہیں آیا۔

اس لئے امی لقب ہونا آپؐ کا' آپؐ کی منفرد صفت ہے۔ اور اس کی طرف حضرت (بانی سلسلہ) اس چھوٹے سے فقرے میں اشارہ فرما رہے ہیں کہ آپ کا وجود مبارک جو شجرہ طیبہ کی اعلیٰ ترین مثال تھا سب سے اونچی مثال تھا' وہ محض اللہ کے پانی سے سیراب یافتہ ہوا۔ کوئی دنیاوی علوم اس کی عقل کو چمکانے پہ اثر انداز نہیں ہوئے۔ تمام دنیاوی علوم سے بے بہرہ رہا یہاں تک کہ لکھنا پڑھنا بھی نہیں آیا اور خدا نے اسے سب دنیا کا معلم بنا دیا۔ پس تعلیم دینا بھی خدا ہی عطا کرتا ہے اور تعلیم حاصل کرنا بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جس کی فطرت میں خدا نے تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت رکھی دی ہو۔ پس کلیتہً انحصار اللہ کے فضلوں پر ہی ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں اب دیکھیں "انہی اعتدالات کے مناسب حال ظہور میں آیا" جو خدا نے صفات رکھ دی تھیں ان کے عین مطابق وحی نازل ہوئی ہے اور چونکہ صفات ایسی تھیں جو عالمی نوعیت کی تھیں اس لئے وحی عالمی ہو گئی اور دوسرے انبیاء اس کے مستحق ہی نہیں تھے کہ ان پر ویسی ہی وحی کی جاتی جیسے محمدؐ رسول اللہ پر فرمائی گئی۔

اب اس کی تفصیل میں بعض انبیاء کے مزاج کے فرق آپ بیان فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال (۔) تھا توریت میں بھی موسوی فطرت کے مطابق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔" وہ حضرت موسیٰ کے مزاج کے عین مطابق ہے۔ حضرت موسیٰؑ جس طرح کلام کیا کرتے تھے جو خاص ان کی ادائیں ہیں جو دل نشین بھی ہیں اور جلال کا پہلو بھی رکھتی ہیں اللہ تعالیٰ آپ سے ویسے ہی کلام فرماتا رہا۔ "حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی" حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "سو انجیل کی تعلیم بھی حلم ہے اور نرمی پر مشتمل ہے مگر آنحضرت ﷺ کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا" وضع استقامت صراط مستقیم جسے ہم کہتے ہیں وہ لفظ مستقیم لفظ استقامت ہی سے نکلا ہے۔ استقامت کے بہت سے معانی ہیں یہاں ان معنوں میں استعمال فرمایا گیا ہے کہ وہ عین مرکز میں واقع ہو۔ نہ اس طرف اس کا جھکاؤ ہو نہ اس طرف جھکاؤ ہو۔ اور جو مرکز میں واقع ہو وہی قرار پکڑتی ہے جو مرکز میں واقع نہ ہو وہ چیز قرار نہیں پکڑتی۔ Equilibrium کا اصول ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) یہاں بیان فرما رہے ہیں۔ ہر وہ چیز جو عین اس جگہ واقع نہ ہو جو اس کے اوپر اثر انداز طاقتوں کے درمیان کا محل ہے وہ ہر وقت مائل بہ تبدل رہے گی۔ ایک پیالی کو بھی آپ اٹھا کے ذرا سا یوں ٹیڑھا کر کے رکھیں جب تک آپ سہارا دیئے رکھیں گے وہ اس حالت پر رہے گی مگر اس کا مزاج یہ ہو گا کہ میں ہر وقت واپس لوٹوں اس حالت پر لوٹ جاؤں جہاں مجھے قرار نصیب ہے۔ تو اگر ایک شخص کی فطرت بعینہ ان طاقتوں کے مرکز پر واقع ہو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی تقویم کی خاطر پیدا فرمائی ہیں تو اس کی کشش اس کو اسی مقام پر ٹھہرائے رکھے گی اور اس سے استقامت پیدا ہوتی ہے۔ پس کسی ایک مقام پر قرار پکڑ جانا اور قائم رہنا یہ استقامت ہے اور اگر اس کے ساتھ شعور پیدا ہو جائے تو اس استقامت کو بدلنے والی طاقتوں کے مقابلے کی بھی طاقت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔

تو استقامت دو قسم کی ہے ایک طبعی یعنی جیسا کہ ایک چیز Equilibrium کی حالت میں ہے' وہ ایسی جگہ پڑی ہوئی ہے کہ اس پر کوئی قوت اثر انداز نہیں ہے وہ وہیں ٹھہری رہے گی۔ دوسری ہے اسے ہلانے کی کوشش کی جائے' اس کی جگہ بدلنے کی کوشش کی جائے۔ اگر وہ بے جان چیز ہے تو طبعی حالت کے طور پر جو وزن اسے عطا ہوا ہے صرف اسی حد تک وہ دفاع کر سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔ مگر اگر جاندار ہے تو وہ اپنا دفاع جانتا ہے۔ ایک بچے کو بھی اگر اس کی مرضی کے خلاف اٹھانے کی کوشش کریں اور وہ اس کی حالت مستقیمہ ہے جہاں مزے سے وہ بیٹھا ہوا ہے تو وہ آگے سے مارے گا' ہاتھ پاؤں جھٹکے گا بعض دفعہ آپ زور کریں گے تو آپ کو ٹانگیں بھی مارے گا۔ لیکن اگر اس میں طاقت نہ ہو تو زبردستی اس کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی حالت مستقیمہ فطرت کے اعتدال پر واقع تھی اور ذاتی مزاج میں بھی جب کہ دوسرے انبیاء کے مزاج میں بعض ایک طرف کے رجحان شامل تھے آپ کے مزاج میں اعتدال تھا اس لئے خلق میں نرمی بھی تھی' خلق میں برمحل سختی بھی تھی اور اس کا توازن ایسا تھا کہ اس سے آپ از خود ہٹ ہی نہیں سکتے تھے۔

اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار آپ کو متنبہ فرما دیا کہ لوگ تجھے ہٹانے کی کوشش کریں گے اور تو نے پوری قوت سے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ فرمایا اگر ایک ذرہ بھی تو اس راہ سے ہٹ گیا جس پر تو گامزن ہے اور اللہ کے فضل کے ساتھ گامزن ہے تو پھر تو کہیں کا بھی نہیں رہے گا۔ اب یہ عجیب بات ہے۔ بظاہر لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زیادہ ہی سختی کر دی ہے۔ ہم سے تو بے شمار غلطیاں ہو جاتی ہیں محمدؐ رسول اللہ کے متعلق فرمایا ایک ذرہ بھی ایک قدم ایک طرف ہوا تو یہ نہیں فرمایا کہ اس کے مطابق سزا ہو گی فرمایا تو کہیں کا بھی نہیں رہے گا' اکھڑ جائے گا' تو گیا۔ یہ دراصل مضمون حالت مستقیمہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک چیز کو آپ ہٹانا شروع کریں ایک طرف ایک مقام ایسا آئے گا کہ ایک ذرہ بھی ادھر ہوا تو وہ گر کے اپنے وجود کو ضائع کر دے گا۔ تو ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لغزش چھوٹی سی شروع ہوتی ہے اگر حالت مستقیمہ سے تعلق رکھتی ہو تو پھر اس حالت پر نہ صرف یہ کہ قرار نہیں رہ سکتا بلکہ اس سے گر کر وہ پھر تنزل کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور گرتا چلا جاتا ہے۔

پس انبیاء کو جو خدا تعالیٰ حالت مستقیمہ عطا فرماتا ہے، جس تعلیم پر ان کا اعتدال ٹھہراتا ہے اس سے ایک ذرہ بھی اگر وہ حرکت کر کے الگ ہوں تو ان کے گرنے اور تنزل کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ یہ مراد ہے کہ تو نے ہر حالت میں ہر مد مقابل کی کوششوں کو رد کرتے ہوئے، ہر دشمن کی تمام تر جدوجہد جو تیرے پیغام اور مسلک سے تجھے ہٹانے کی کی جائے گی کلیتہً رد کرتے ہوئے اس حالت کو قائم رکھنا ہے، چمٹے رہنا ہے اس سے ذرا انحراف نہیں کرنا اور اسی سے امت مستقیم ہو گی۔ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے اور استقامت کا یہ مرتبہ آپؐ کو حاصل نہ ہوتا کہ ہر دوسرے کی معاندانہ کوشش کے باوجود اپنی حالت مستقیمہ پر قائم رہتے، اس کی حفاظت کرنا جانتے تو امت مستقیمہ کہلا ہی نہیں سکتی تھی۔ پس یہ صراط مستقیم محمدؐ رسول اللہ کی فیض یافتہ ہے۔ آپؐ نے صراط مستقیم پر قدم رکھا ہے تو پھر (-) توفیق ملی ہے ورنہ اس کا کوئی وجود ہی ہمارے لئے نہ ہوتا۔ تبھی اللہ تعالیٰ نے "انعمت" کہہ کر فرمایا کہ اس صراط کو کہیں اپنی کمائی نہ سمجھ بیٹھنا۔ تم یہ دعا مانگو کہ جن پر خدا نے انعام کیا تھا انہوں نے جو راہ بنائی ہے یعنی ان کے قدموں کے نشان سے جو راہ تمہاری رہنمائی کر رہی ہے ان کے پیچھے چلو گے تو مستقیمہ حالت میں رہو گے۔ جب ان کے قدموں سے انحراف کیا تمہاری حالت مستقیمہ ختم ہو جائے گی۔

اس مضمون کو حضرت (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں اعتدالات کا نام، ان کے صفات کے مناسب ظہور کا نام، صفت محمدیہ ہے۔ جسے آپ صفت مستقیمہ بھی قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں "مگر آنحضرت ﷺ کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا" آپؐ کا مزاج ہی وہاں تھا جہاں الٰہی تعلیمات انسان کو لے جانا چاہتی تھیں۔ اور از خود فطرتاً وہاں تھے۔ یعنی اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اس کے مخالف چل کر آپؐ نے الٰہی تعلیمات سے اخلاق نہیں سیکھے بلکہ آپؐ کی فطرت سے وہی اخلاق پھوٹ رہے تھے جو انسان کو سکھانا خدا کا مقصود تھا۔ اور اس لئے تھا کہ فطرت صافی چشمہ صافی سے پروردہ تھی اس لئے آپ کو زور لگا کر سچ نہیں بولنا پڑا اور اس سے بھی حالت مستقیمہ پر ایک روشنی پڑتی ہے۔ ایک شخص جس کو سچ سے طبعی تعلق نہ ہو جھوٹ بولنے کا مادہ رکھتا ہو وہ جب سچ بولتا ہے تو زور لگا کر اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ اور اگر مقابل کا تقاضا بڑھ جائے تو وہ زور کام نہیں آتا اور انسان سچائی کے تقاضوں کو جھوٹ کی قربان گاہ پر نثار کر دیتا ہے۔ یہ خطرہ اس کو لاحق رہتا ہے۔ پس جسے خطرہ لاحق رہے اس کے متعلق یہ بھی تو احتمال ہے کہ کہیں وہ ٹھوکر کھا جائے گا۔

پس فطرت محمدیہ کو اندرونی کوئی بھی خطرہ نہیں تھا، کوئی بھی مزاج کا خطرہ نہیں تھا۔ اتنی مستحکم تھی ان صفات حسنہ پر کہ مزاج کا خطرہ نہیں تھا۔ جہاں مزاج کی طرف سے خطرہ نہیں تھا بیرونی خطرے تھے، ان کے متعلق ایک تو اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ خوب ہوشیار ہو کر بیدار نظر کے ساتھ دیکھو کہ کوئی تجھے اپنے مسلک سے ہٹا تو نہیں رہا اور نہیں ہٹنا اور پھر (-) یہ مضمون بھی ہے۔ صرف بدنی حفاظت نہیں ہے۔ فرمایا فکر نہ کر تو عزم لے کر اٹھ کھڑا ہو اللہ وعدہ کرتا ہے کہ تجھے دشمنوں کی کوششوں سے بچاتا رہے گا اور اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ پس یہ ہے وہ شریعت جو آنحضرتؐ کی وضع استقامت پر واقع ہونے سے تعلق رکھتی ہے اس کے مناسب حال وحی ہونی چاہئے تھی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فصیح و بلیغ نہ رہتا کیونکہ محل کا تقاضا اور ہوتا اور خدا کچھ اس سے اور معاملہ کرتا جو اس کے عدل کے بھی خلاف تھا۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ایک فصاحت و بلاغت کی جلاء ہے جس سے دنیا کی فصاحت و بلاغت فیض پاتی ہے اس کے خلاف ہوتا اگر وحی اس کے عین مطابق نہ ہوتی۔

پس (حضرت بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:-

"بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقع کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزوں و معتدل پر نازل ہوا کہ جامع رشد و رحمت و ہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے۔ سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغ وحی فرقان اس شجرہ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے۔"

اب یہ جو فرمایا گیا ہے کہ اس سے روشن ہوا ہے تو بتا رہے ہیں کہ یہ مطلب نہیں ہے، حضرت (بانی سلسلہ) ہمیں یہ سمجھا رہے ہیں کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وحی الٰہی از خود محمدؐ رسول اللہ سے پھوٹی ہے۔ فرمایا اول تو وہ تیل فیض یافتہ ہے اس پانی کا جو عقل کل کا پانی تھا جس سے وہ سیراب ہوا۔ دوسرے یہ کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ اس تیل سے پھوٹی ہے مطلب ہے کہ یہ تیل اس بات کا متقاضی تھا کہ عین اس کی شان کے مطابق وحی نازل ہو گویا اس تیل سے وہ ظاہر ہوئی۔ یہ گویا کے معنے ہیں جس کی طرف حضرت (بانی سلسلہ) توجہ دلاتے ہیں۔ "اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغ وحی فرقان اس شجرہ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی ہے یعنی "طینت معتدلہ محمدیہ کے موافق نازل ہوا ہے" یہ مطلب ہے اس تیل سے اس نور کے پھوٹنے کا۔

"جس میں نہ مزاج موسوی کی طرح (-) ہے نہ مزاج عیسوی کی مانند نرمی۔ بلکہ (-) اور نرمی اور قہر اور لطف کا جامع ہے اور مظہر کمال اعتدال اور جامع بین الجلال والجمال ہے"

یہ ہے آنحضرت ﷺ کا تیل جو روشن ہوا ہے آگے جو مضمون بیان ہوا ہے اس کا تعلق اس (-) حصے سے ہے کہ (-) یعنی یہ نور، یہ تیل تو ایسا شفاف تھا کہ از خود روشن ہو کر بھڑک اٹھنے پر تیار بیٹھا تھا۔ اگر آسمان سے شعلہ نور نہ بھی نازل ہوتا تو یہ تیار تھا۔ پس جب شعلہ نور نازل ہوا تو نور علیٰ نور یہ فطری صفات اس نور سے چمک اٹھیں اور جس طرح لیزر Phenomenon ہوتا ہے کہ ایک لہر کے مطابق دوسری لہر باہر سے آتی ہے تو کئی گنا اس کے اندر جلاء پیدا ہو جاتی ہے اور طاقت بڑھ جاتی ہے اور اگر بعینہ اس کے مطابق نہ ہو تو مخالف جو امواج ہیں یعنی Waves وہ آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا کر یعنی مخالف امواج اور کسی معاملے کے موافق امواج ساری طاقت کو کم کر دیتی ہیں اور بعض دفعہ کلیتہً زائل بھی کر دیتی ہیں۔

اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص جس کو سچی خوابیں بھی آتی ہیں اگر اس کا نور فطرت پوری طرح روشن نہ ہو تو بعض دفعہ وہ خوابیں اس کو بچانے کی بجائے اس کی ہلاکت کا موجب بھی بن جاتی ہیں۔ اس کے اندر نفسانیت کا اندھیرا ہوتا ہے۔ ان خوابوں کے ذریعے وہ بجائے اس کے کہ اور زیادہ عجز اختیار کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے وحی کے نزول کے آغاز میں عجز کا مظاہرہ فرمایا اور تمام تر زندگی کے سفر میں عاجز بندے بنے رہے وہ اس نور کی وجہ سے تھے جو آپؐ کی ذات میں تھا۔ اور اس نور میں اعتدال تھا۔ یہاں اعتدال کے معنے یہ ہیں کہ اللہ کے مقابل پر اپنی حیثیت کو ایک لحہ بھی نظر انداز نہیں فرمایا اور اس کے مقابل پر اس کی عظمت کو دیکھ کر اپنا انتہائی بے بس اور خالی ہاتھ ہونا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی ساری زندگی میں آپؐ کے ہر فعل پر اثر انداز ہوا ہے۔ کامل عجز جس کے نتیجے میں خدا کے نور کو یہ موقع ملا کہ جہاں آپؐ نے اپنے آپ کو مٹایا وہاں اس نور نے جگہ لے لی اور سارا سینہ اللہ کے نور کے لئے خالی کر دیا۔ اپنا نور اس میں باقی نہیں رکھا۔ یہ بھی ایک نور بصیرت ہے، نور فطرت جو تقاضا کرتا ہے کہ وہ عجز دکھائے تو آسمان سے نور اس پر اترے اور اس کی کمی کو پورا کرے۔ اور جو کمزور ہوتے ہیں ان کے اندر چونکہ نور نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر نور نازل بھی ہو تو بسا اوقات نور اندھیرے پیدا کر کے چلا جاتا ہے اور ان کو فائدہ نہیں دیتا۔ اب یہ بھی کوئی پوچھ سکتا ہے نور سے اندھیرے کیسے پیدا ہوتے ہیں۔ (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ ہم ایسی مثالیں دیتے ہیں جو بعض لوگوں کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں، بعض لوگوں کی بیماریوں کو اور بڑھا دیتی ہیں۔ تو نور تو دراصل حقائق کی اصل تصویر کو ظاہر کرتا ہے۔ پس وہ نازل ہونے والا نور جو ان لوگوں پر اترتا ہے یا ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ اس طرح کا نور نہیں ہے جو مہبط ہوا ہے انعام کے طور پر۔ یہاں نور سے مراد یہ ہے کہ ان کی حقیقت ظاہر کرنے والا نور ہے۔ (کلام الٰہی) کی وحی نازل ہوتی ہے، بعضوں کے اوپر ابتلاء لے آتی ہے (-) وہ مرض میں بڑھنے لگ جاتے ہیں اور بعضوں کی پاک صفات کو اس طرح اجاگر کرتی ہے کہ جو لوگوں کی نظر سے غائب تھیں ان کو بھی دکھائی دینے لگتی ہیں اور ان کو مزید روشنی عطا کر دیتی ہے۔

پس یہ نور علیٰ نور کا جو منظر (کلام الٰہی) نے کھینچا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے مضمون کھولا ہے کہ اللہ کی وحی کے بغیر بھی رسول اللہ ﷺ اس کی محتاجی کے بغیر ہی سارے عالم کی ہدایت کا سامان کرتے، یہ مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس آخری مرتبہ کمال تک پہنچ چکا تھا گویا وہ بھڑک اٹھنے کے لئے خود تیار ہے اور دوسرا معنی اس کا یہ ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ پر، میں ایک فرض محال کے طور پر بات کر رہا ہوں یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ آپؐ پر وحی نازل نہ ہوتی مگر نہ بھی نازل ہوتی تو دنیا کی جس موضوع پر بھی سیادت فرماتے، جس انسانی دلچسپی کے دائرے میں بھی آپؐ قیادت ہاتھ میں لیتے وہ بالکل صاف اور پاک اور شفاف قیادت ہوتی۔ یہی مضمون ہے جو غیر شعوری طور پر کارلائل سمجھ گیا۔ یعنی (کلام الٰہی) کی ان باتوں پر تو اس کی نظر نہیں تھی مگر اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کو اس طرح چمکتے دیکھا کہ یہ راز وہ سمجھ گیا کہ وہ شخص ہے کہ جہاں بھی جاتا وہاں بھی اسی طرح چمک اٹھتا جس طرح مذہب میں چمکا ہے۔ پس Hero and Hero Worship اس کی کتاب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسے ہیرو کے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ اگر وہ جرنیل ہوتا تو دنیا میں جرنیلوں میں کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کا مقابلہ کر سکتا۔ اگر وہ سیاست دان بن کر اٹھتا تو دنیا کے تمام سیاست دانوں کو مات کر دیتا۔ اگر وہ طبیب بن کر اٹھتا تو تمام دنیا کے طبیبوں کو اس کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنے پڑتے، وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے سیکھتے۔ ان الفاظ میں تو نہیں مگر بالکل اسی مضمون کو کارلائل نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے ضمن میں اٹھایا ہے اور کہا ہے یہ چونکہ مذہب کی دنیا میں نکلا ہے اس لئے تمام دوسرے انبیاء سے آگے بڑھ گیا اور ان کا سردار ہو گیا کیونکہ اس کی فطرت میں سرداری تھی یہ بغیر سردار بنے رہ ہی نہیں سکتا تھا۔

یہ وہ مضمون ہے جس کو (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ اگر آسمان سے شعلہ نور نہ بھی نازل ہوتا تو اپنے دنیا کے تمام تعلقات میں اس نے نور ہی رہنا تھا اور سیادت کے لئے کامل ہو چکا تھا۔ پس اب اگر یہ امر محال ہے پھر میں بتا رہا ہوں کہ اگر رسول اللہ ﷺ پر یہ وحی نازل نہ ہوتی تو دنیاوی امور میں عرب کی جیسی سیادت آپؐ فرما سکتے تھے اس کی دنیا کی سیادتوں میں کوئی دوسری مثال نہ ہوتی مگر آپؐ نے تو اپنے آپ کو کلیتہً خدا کے تابع فرما دیا تھا۔ اپنی صلاحیتوں کو اس کے حضور پیش کر دیا تھا اس لئے آپؐ پر وہ شعلہ نور اترا ہے جس نے آپ کو نور علیٰ نور کر دیا۔

اس کی دوسری توجیہہ حضرت (بانی سلسلہ) یوں فرماتے ہیں کہ دراصل کوئی بھی نور جو آسمان سے اترتا ہے۔ جب تک اندرونی نور موجود نہ ہو اس نور سے کوئی تعلق قائم بھی نہیں کر سکتا اور فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتا۔ آپ نے فرمایا روشنی ہے۔ اب دیواریں تو روشنی کو نہیں دیکھ سکتیں۔ وہ جانور جو اندھے ہوں یا انسان جو اندھے ہوں لاکھ روشنی ہو وہ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ارتعاش پایا جاتا ہے ساری کائنات میں جس کو ہم مکمل خاموشی کہتے ہیں اس کا کوئی وجود نہیں مگر اس ارتعاش کو سننے کے کان ہوں تو سنتے ہیں۔ اور اسی طرح چکھنے کے لئے اندرونی نور موجود ہو تو انسان چاہتا ہے، خوشبو کے لئے اندرونی نور موجود ہو تو سونگھتا ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو کچھ بھی پتہ نہیں لگتا یہ خوشبو ہے کہ بدبو ہے۔ میں تو ہومیو پیتھک علاج کرتا ہوں میرے سامنے تو بارہا ایسے آتے ہیں کہ جی کھانے کا مزہ اٹھ گیا، کچھ نہیں۔ جو مرضی کھائیں وہ لگتا ہے مٹی کھا رہے ہیں۔ جب خوشبو ہی نہیں آتی تو ہم کیا کریں۔ نہ بدبو نہ خوشبو۔ تو ایک چھوٹی سی خدا کی رحمانیت کی صفت کا جلوہ اٹھتا ہے تو انسان کیسی بے کار چیز رہ جاتا ہے، مٹی کا مٹی رہ جاتا ہے۔

تو آنحضرت ﷺ کو وہ اندرونی نور اس شان کے عطا ہوئے تھے کہ گویا از خود دیکھنے پر تیار بیٹھے تھے۔ ان پر جب آسمان سے نور اترا ہے تو نور علیٰ نور (پاک ہے اللہ) کیسا نور اٹھا ہے کہ ساری دنیا کو منور کر جاتا ہے۔ اور ہر صفت نور کے تعلق میں آنحضرت ﷺ سب سے بڑھ کر چمکے ہیں۔ یہاں تک کہ (کلام الٰہی) ایک پہلو سے آپ کو سراجاً منیراً کہہ دیتا ہے۔ گویا کہ ہر وہ شخص جو نور پاتا ہے محمد رسول اللہ کے نور سے فیض یافتہ ہے اور جو اس سراج سے نور یافتہ نہیں وہ اندھیرا ہے۔ اور دوسرے مقام پر جیسا کہ اس مقام پر ہے آپ کو نور قرار دے رہا ہے۔ تو یہ بھی ایک مسئلہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ اگر آپؐ "سراجاً منیراً" ہے تو سراج اور نور میں تو فرق ہے۔ سراج تو اس چراغ کو کہتے ہیں جو خود روشن ہو اور جب وہ کسی چیز پر پڑتا ہے جو روشن نہ ہو تو وہاں جو روشنی دکھائی دیتی ہے اس کو نور کہتے ہیں۔ اس لئے (کلام الٰہی) نے سورج کو "ضیاء" قرار دیا اور چاند کو "نور" ضیاء سراج سے تعلق رکھنے والی روشنی ہے جو اس کی ذات سے اٹھتی ہے اور نور اس روشنی کا نام ہے جو کسی پر پڑتی ہے تو اس کے پرتو سے وہ روشن ہو جاتی ہے۔

تو آنحضرت ﷺ کو ایک پہلو سے سراج قرار دے دیا کہ دنیا میں ساری کائنات میں اب کوئی شخص روشن نہیں ہو گا جب تک اس سورج سے فیض یافتہ نہ ہو۔ اور وہ نور یافتہ ہو گا وہ سراج نہیں بن سکتا۔ اور دوسری طرف آنحضرت ﷺ کو نور فرما دیا یہ بتانے کے لئے کہ اللہ کے تعلق سے آپؐ نور ہیں اور بنی نوع انسان کے تعلق سے سراج ہیں۔ جو کچھ آپؐ کی ذات میں جلوہ گر ہے وہ اللہ کا نور ہے اور اس وجہ سے آپ سراج بن کر اٹھے ہیں مگر سراج ہیں بنی نوع انسان کے لئے۔ پس یہ دو تعلق کے رخ الگ الگ ہونے کی وجہ سے یہ نام بدل گئے۔ (-)

OOO

تاریخ ادیان

چاہِ زمزم

ابو الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ اور عراق کے قدیم شہر بابل کے مضافات میں رہائش رکھتے تھے۔ آپ کی دو بیویاں تھیں۔ حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ۔ حضرت ہاجرہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں مصر کے بادشاہ نے آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت حاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ لکھا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ ابھی بچہ ہی تھے۔ کہ بظاہر خانگی جھگڑے لیکن دراصل خدا تعالیٰ کی خاص مشیت اور منشاء کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور بچہ کو لے کر سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے حجاز میں آئے۔ اور وادی مکہ میں کوہ صفا و مروہ کے پاس خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے واپس چلے گئے۔ یہ وہی وادی ہے۔ جہاں اب مکہ آباد ہے۔ جب آپ واپس جانے لگے۔ تو حضرت ہاجرہ نے نہایت دردناک لہجہ میں آپ سے کہا۔ ہمیں اس غیر آباد مقام پر اس بے سرو سامانی کی حالت میں کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے تو شدت غم واندوہ کی وجہ سے کوئی جواب نہ دے سکے۔ آواز ان کے حلق میں اٹک کر رہ گئی۔ لیکن حضرت ہاجرہؓ کے اصرار پر انہوں نے صرف اتنا فرمایا۔ اللہ کا حکم ہے۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو آپ بے شک جائیں۔ اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ کلام الٰہی میں اس واقعہ کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ میں اس طرح ذکر آتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مجسم خشوع و خضوع بن کر خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ کہ اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو اس غیر آباد اور بے آب و گیاہ وادی میں تیرے عزت والے گھر کے پاس بسایا ہے۔ اے ہمارے رب۔ تاکہ یہ تیری عبادت قائم کریں۔ پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے۔ اور انہیں ثمرات عطا کر۔ تاکہ یہ تیرے شکر گزار ہوں۔ احادیث رسول کریم ﷺ میں ذکر آتا ہے۔ اور مورخین نے بھی لکھا ہے۔ کہ جب حضرت ہاجرہ کا زاد ختم ہو گیا۔ تو انہیں اپنے بیٹے کے متعلق سخت تردد پیدا ہوا۔ اور جب اسے پیاس لگی۔ تو ادھر ادھر پانی کی تلاش میں پھرنے لگیں۔ مگر وہاں پانی کہاں تھا۔ آخر اس خیال سے اٹھیں۔ کہ بچہ کی المناک موت کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھنا پڑے۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے رونے لگیں۔ پھر پانی کی تلاش شروع کی۔ اور اردگرد کے علاقہ پر اچھی طرح نظر ڈالنے کی غرض سے کوہ صفا پر چڑھ گئیں۔ لیکن وہاں سے بھی مایوس ہو کر دوڑتی ہوئی کوہ مروہ پر چڑھیں۔ پھر صفا پر آئیں۔ اسی طرح بے تابی کے عالم میں روتے ہوئے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے آپ نے ان پہاڑیوں پر سات چکر لگائے۔ آخر جب ان کا کرب اور اضطراب انتہا کو پہنچ گیا۔ تو ساتویں چکر کے بعد انہیں فرشتہ نے آواز دی۔ اور کہا اللہ نے تیری اور تیرے بچہ کی آواز سن لی۔ جا اور اپنے بچہ کو دیکھ اس آواز سے مطمئن ہو کر جب آپ اس جگہ آئیں۔ جہاں بچہ شدت پیاس کی وجہ سے تڑپ رہا تھا۔ تو دیکھا۔ کہ وہاں چشمہ جاری ہے۔ حضرت ہاجرہؓ نے اس خیال سے کہ پانی بہ نہ جائے۔ اس کے اردگرد پتھر رکھ کر اسے ایک چہ بچہ کی صورت دیدی۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت ہاجرہ کے اس وقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا ہاجرہ پر رحم کرے۔ اگر وہ پانی کو نہ روکتی۔ تو وہ ایک بہنے والا چشمہ ہو جاتا۔

یہ چشمہ تاریخ اسلام میں زمزم کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے نمودار ہونے سے قبل وادی بکہ سے کچھ فاصلہ پر ایک قبیلہ آباد تھا۔ جس کا نام جرہم الثانیہ تھا۔ اور جو بنو قحطان کی شاخ تھا۔ جب اس قبیلہ کو چشمہ کا علم ہوا۔ تو ان کا رئیس مضاض بن عمرو حضرت ہاجرہ کے پاس آیا۔ اور چشمہ کے پاس آباد ہونے کی اجازت چاہی۔ حضرت ہاجرہؓ نے بخوشی اجازت دے دی۔ اور اس طرح مکہ کی آبادی شروع ہوئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جوان ہونے پر اسی رئیس کی لڑکی سے آپ کی شادی ہو گئی۔ اور آپ کے ہاں بارہ بیٹے تولد ہوئے۔ اہل عرب زیادہ تر قیدار بن اسماعیل کی اولاد ہیں۔

بعض مورخین نے لکھا ہے۔ کہ بنو جرہم کی تولیت کعبہ کے زمانہ میں اسفندیار شاہ ایران نے کعبہ میں رکھنے کے لئے سونے کے دو بت بھیجے۔ لیکن جب بنو اسماعیل بنو جرہم پر غالب آ گئے۔ تو بنو جرہم نے وہ دونوں بت زمزم میں ڈال کر اوپر سے مٹی اور پتھروں سے اسے برابر کر دیا۔ اور پھر یہ ایک لمبے عرصہ تک اسی طرح رہا۔ حتیٰ کہ لوگ اسے بھول گئے۔ اور بظاہر اس کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔

جب قصی بن کلاب جد امجد رسول کریم ﷺ نے بنو خزاعہ سے تولیت کعبہ حاصل کی۔ تو انہوں نے قریش کے مختلف قبائل میں تولیت سے متعلق مختلف کام تقسیم کر دیئے۔ اور سقایہ یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا کام بنو ہاشم کے حصہ میں آیا۔ اس زمانہ میں مکہ میں پانی کی سخت قلت تھی۔ حج کے موقعہ پر چونکہ لوگ بہت زیادہ تعداد میں جمع ہوتے تھے۔ اس لئے سقایہ کے لئے خاص انتظام کرنا پڑتا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ کے دادا عبد المطلب کے ہاتھ میں سقایۃ الحجاج کا کام آیا۔ تو انہوں نے زمزم کا نشان تلاش کرنے کی کوشش کی۔ مگر قریش میں سے کسی اور نے

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دی جائے اور باہمی ناراضگی جانے دی جائے۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کیا جائے۔ یہ بات بخشش کا باعث ثابت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن

انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 18- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-

1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات

1-30 متفرق پروگرام

2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع- 17- ستمبر 1996ء (دوبارہ)

3-00 چینی زبان سیکھئے-

3-30 حکایات شیریں (نیا)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 لقاء مع العرب

6-00 طبی معاملات- بچوں کی حفاظت حصہ دوئم (دوبارہ)

6-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو- سید امیر رضا شاہ صاحب

7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

8-00 چینی زبان سیکھئے-

8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)

9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع

11-00 رشین پروگرام

12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات

12-30 متفرق پروگرام

1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)

2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام

3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (پرانی قسطیں (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 افریقن پروگرام

6-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-18 (نیا)

7-00 درثمین حصہ- 8

8-00 لقاء مع العرب (نیا)

9-00 فرنچ پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-

11-00 جرمن پروگرام

جمعرات 19- ستمبر 1996ء

12-00 رات- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ- شامی کباب

2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع- (دوبارہ)

3-00 عربی زبان سیکھئے-

3-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)

6-00 درثمین- حصہ 8- (دوبارہ)

6-30 متفرق پروگرام

7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

8-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)

8-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم-

9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-

11-00 سندھی پروگرام-

12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ- شامی کباب- (دوبارہ)

1-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)

2-00 اردو پروگرام- سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- سابقہ کلاسیں (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی

6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع (نیا)

7-00 کوئز پروگرام- از جامعہ احمدیہ ربوہ

7-30 الزامات کے جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (94-1-28) سیشن 8

8-00 لقاء مع العرب (نیا)

9-00 روسی پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع

11-00 جرمن پروگرام-

جمعہ 20- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-

1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ

2-00 نیچرل کیور- ہیومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع- (دوبارہ) 96-9-19

3-00 نارویجین زبان سیکھئے-

3-30 متفرق پروگرام

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع- (دوبارہ)

5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)

6-00 کوئز پروگرام- از جامعہ احمدیہ ربوہ-

6-30 الزامات کے جواب- از حضرت امام جماعت الرابع- 94-1-28 (دوبارہ)

7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

8-00 نارویجین زبان سیکھئے-

8-30 متفرق پروگرام

9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-19 (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)

11-00 پشتو پروگرام

12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام مشاعرہ عبیداللہ علیم صاحب کے ساتھ ایک شام جرمنی 94-2-29 حصہ اول-

1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)

2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام

3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- (سابقہ کلاسیں (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 درود شریف- اور نظم

5-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-20

6-15 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ

7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن- ورائٹی تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ 1995ء

8-00 لقاء مع العرب

9-00 ترکی پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-

11-00 جرمن پروگرام

سوموار 23- ستمبر 1996ء

12-00 رات- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

1-00 خطاب حضرت امام جماعت الرابع- موجودہ مسئلوں کا (دین حق) کا حل- کوئین الزبتھ کانفرنس سنٹر لندن

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)

5-00 لقاء مع العرب-

6-00 اراؤنڈ دی گلوب- لندن موٹر شو-

7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

8-00 نارویجین زبان سیکھئے

9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع "موجودہ مسائل کا (دین حق) کا حل" کوئین الزبتھ دوئم کانفرنس سنٹر لندن-

1-00 لقاء مع العرب-

2-00 اردو پروگرام- سیرت (-) (نیا)

3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 انڈونیشین پروگرام "احمدیت کیا ہے" حصہ سوئم

6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-23 (دوبارہ)

7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ہاکی ٹیم ٹور- حصہ سوئم-

8-00 لقاء مع العرب

9-00 ترکی پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (نیا)

11-00 جرمن پروگرام-

منگل 24- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-

1-00 دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن

1-30 (-) اصول کی فلاسفی

2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع- 96-9-23 (دوبارہ)

3-00 فرنچ سیکھئے-

3-30 متفرق پروگرام

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)

5-00 لقاء مع العرب

6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ہاکی ٹیم ٹور حصہ سوئم

7-30 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

8-00 فرنچ سیکھئے-

9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-23 (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)

11-00 پشتو پروگرام

12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن

12-30 (-) اصول کی فلاسفی- (دوبارہ)

1-00 لقاء مع العرب

2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام

3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ اقساط دوبارہ).

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 خطبہ 89-4-21 از حضرت امام جماعت الرابع-
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-9-24 (نیا)
7:00 طبی معاملات- بچوں کی حفاظت حصہ سوئم- میزبان ڈاکٹر عطیہ اسماعیل- مہمان
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو محمد شفیق صاحب
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارو یجیئن پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام

بدھ 18- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 اراؤنڈ دی گلوب
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھیے
3-30 حکایات شیریں
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 طبی معاملات- بچوں کی حفاظت- دوسرا حصہ (دوبارہ)
6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو سید عامر رضا صاحب
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھیے
9-00 ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 روسی پروگرام
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 افریقن پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)

7:00 درثمین- آٹھواں حصہ
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام

آشوبِ چشم

(آنکھوں کی بیماری جو گرم مرطوب موسم میں پھیل جاتی ہے)

نوٹ = مختلف قومی اخبارات میں محکمہ صحت پنجاب کی طرف سے درج ذیل معلومات شائع ہوئی ہیں- افادہ احباب کے لئے شائع کی جارہی ہیں- (ادارہ)

بیماری کی وجہ :

ایک وائرس جو گرم مرطوب موسم میں تیزی سے پھیلتی ہے-

علامات :

1- آنکھوں میں سرخی، جلن، خارش اور پانی کا بہنا
2- آنکھوں میں سوجن، روشنی میں آنکھوں کا چندھیانا
3- آنکھوں اور سر میں سخت درد، اور اس کے ساتھ بخار بھی ہو سکتا ہے-

پھیلنے کے طریقے :

1- آنکھوں سے نکلا ہوا پانی جراثیم سے لبریز ہوتا ہے- اس پانی سے لگا ہوا ہاتھ یا کپڑا تندرست آنکھ کو لگ جائے تو بیماری پھیل جاتی ہے-
2- مریض کی عینک، تولیہ، رومال یا سرمہ تندرست آدمی استعمال کرے تو آشوب چشم میں مبتلا ہو جاتا ہے-
3- مکھیاں بھی یہ بیماری پھیلانے کا موجب بن جاتی ہیں- وہ اس طرح جب مکھی مریض کی آنکھ پر بیٹھنے کے بعد تندرست آنکھ پر بیٹھے تو جراثیم تندرست آنکھ تک منتقل ہو کر اس کو بیمار کر دیتے ہیں-
4- مریض جس پانی سے ہاتھ منہ دھوئے اور یہ پانی کسی طرح تندرست آنکھ تک پہنچ جائے تو بیماری لگ سکتی ہے-

حفاظتی تدابیر :

1- وباء کے دنوں میں آنکھوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اور انہیں تیز دھوپ، روشنی، دھواں اور گرد و غبار سے محفوظ رکھیں-
2- مریض کو اپنی آنکھیں روئی، ٹشو پیپر (کاغذ) یا صاف فالتو کپڑے سے صاف کر کے اسے جلا دینا چاہئے یا زیر زمین دفن کر دینا چاہئے-
3- مریض کا چشمہ (عینک) رومال، تولیہ، صابن، سرمہ، تندرست آدمی کو استعمال نہیں کرنا چاہئے-
4- مریض کو علیحدہ کمرے میں مکمل آرام کرنا چاہئے- آزادانہ پھرنے سے جہاں کہیں بھی وہ جائے گا جراثیم پھیلائے گا-

علاج :

جونہی آنکھ میں سرخی، جلن یا خارش محسوس ہو- نزدیکی ڈاکٹر سے فوری رجوع کریں-
2- آنکھوں میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں- یا برف سے ٹکور کریں- اس سے خارش اور جلن کا احساس کم ہو گا-
3- ڈیکاڈران یا کلورم فینی کول آئی ڈراپس استعمال کریں-
4- بخار کی صورت میں اسپرین، ڈسپرین یا پیراسٹامول کی گولی لیں-

(محکمہ صحت پنجاب)

بقیہ صفحہ 5

آپ کی مدد نہ کی- بلکہ مذاق اڑاتے رہے- اور بعض نے مزاحمت بھی کی- اس وقت آپ نے خیال کیا- اگر اس وقت میرے ساتھ زیادہ آدمی ہوتے- تو یہ لوگ اس طرح میری مزاحمت نہ کرتے- اور مضحکہ اڑانے کی جرات نہ کر سکتے- آپ نے اس وقت اپنی کمزوری پر شرم و غیرت کے جوش میں یہ نذر مانی- کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے دس بیٹے عطاء کرے- اور وہ میری آنکھوں کے سامنے جوان بھی ہو جائیں- تو ان میں سے ایک خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دوں گا-

باوجود لوگوں کے تمسخر اور استہزا کے عبدالمطلب نے زمزم کی تلاش برابر شروع رکھی- اور انجام کار اس میں کامیاب ہو گئے- یعنی زمزم کا نشان مل گیا- اور وہاں سے کھودنے پر چشمہ نکل آیا- اس غیر متوقع کامیابی سے ان کا سکہ تمام قریش پر بیٹھ گیا- حتیٰ کہ قریش انہیں اپنا سردار سمجھنے لگے- ان کا اثر و رسوخ بہت بڑھ گیا- اور خدا تعالیٰ کی قدرت کہ ان کی اولاد بھی جلد جلد بڑھنے لگی- حتیٰ کے دس لڑکے ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے جوان بھی ہو گئے- اور ان کے ایفائے نذر کا وقت آ پہنچا- اس کے لئے جب انہوں نے کعبہ میں جا کر قرعہ اندازی کی- کہ کون سے بیٹے کو قربان کریں- تو سب سے چھوٹے لڑکے عبداللہ یعنی آنحضرت ﷺ کے والد بزرگوار کا نام نکلا- یہ اپنی خاص خوبیوں کی وجہ سے عبدالمطلب کو بہت عزیز تھے- مگر نذر پوری کرنے پر بھی مجبور تھے- آخر انہیں کو ذبح کرنے کے لئے گئے- اور وہ بھی نہایت خاموشی اور رضامندی سے ان کے ساتھ ہو لئے- اس وقت قریش کے بعض با اثر لوگوں نے عبدالمطلب سے کہا- اپنے بیٹے کو ذبح نہ کر- کیونکہ اس طرح یہ رسم جاری ہو جائے گی- بلکہ اس کی جگہ دس اونٹ ذبح کر دیں- کہ یہی اس زمانہ میں ایک آدمی کا خون بہا تھا- عبدالمطلب نے دس اونٹوں اور اپنے بیٹے عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالا- مگر قرعہ میں بیٹے کا نام ہی نکلا- پھر انہوں بیس- تیس- چالیس- پچاس- ساٹھ- حتیٰ کہ نوے اونٹوں اور عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالا- مگر پھر بھی عبداللہ کا ہی نام نکلا- آخر سو تک نوبت پہنچی- اور اس دفعہ اونٹوں کے نام قرعہ نکلا- عبدالمطلب نے مزید تسلی کے لئے دو دفعہ پھر قرعہ ڈالا- جو اونٹوں کے نام ہی نکلا- اس پر انہوں نے اپنے بیٹے کی بجائے سو اونٹ ذبح کر دیئے- اور اسی وقت سے ایک آدمی کا خون بہا سو اونٹ مقرر ہوا- اسی واقعہ کی بناء پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے- یعنی میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں- اس سے ایک تو اپنے والد عبداللہ اور دوسرے حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہیں-

(الفضل 11- اپریل 1931ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو تحریک چلانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن یہ ضابطوں کے مطابق ہونی چاہئے۔ حکومت اور اپوزیشن آئین کے دائرے میں سیاسی کھیل کھیلیں ورنہ نقصان ملک اور جمہوریت کا ہو گا۔ زمبابوے کے دارالحکومت ہرارے میں پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا مارشل لاء کا خطرہ نہیں مجھے یقین ہے فوج ماضی کو نہیں دوہرائے گی۔ اپوزیشن وہی کچھ کر رہی ہے جو ان کے دور میں ہم نے کیا تا ہم لوگوں کو ٹیکس نہ دینے پر اکسانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کی کشمکش جمہوریت کا حصہ ہے۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف سے امریکیوں نے فروری میں اس وقت جب وہ امریکہ کے دورے پر آئے تھے' اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ بے نظیر حکومت کو اپنے 5 برس پورے کرنے دیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کی برطرفی کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست میں ان کے وکیل مسٹر ایس ایم ظفر نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر وٹو کو صدارتی فرمان کے ذریعے وزارت اعلیٰ سے مکمل طور پر فارغ کرنے کے بعد اعتماد کا ووٹ لینے کی ہدایت بلا جواز تھی۔ پارلیمانی طرز حکومت کے تحت وزیر اعلیٰ پر عدم اعتماد کے بارے میں فیصلہ صرف ایوان ہی کرتا ہے۔ عوام کی رائے کا اظہار ایوان کرتا ہے۔ گورنر نہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے 1985ء سے 1993ء تک پلاٹ لینے والے اراکین پنجاب اسمبلی کا ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔ پنجاب اسمبلی اس پر 23- ستمبر کو بحث کرے گی۔ سپیکر نے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کو ایوان میں موجود رہنے کی ہدایت کر دی ہے۔ سپیکر نے کہا کہ کرپشن اور پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا مسئلہ کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ آج تک کسی کمیٹی نے فیصلہ نہیں دیا۔ ایوان تحقیقات کرے گا۔ سپیکر نے کہا کہ سیاستدانوں ہی نہیں بیورو کریسی کا بھی احتساب کیا جائے گا۔ ایوان متفقہ رائے سے سزا بھی تجویز کرے گا۔

○ حج کے کرائے میں 20 فیصد اضافہ کر دیا گیا۔ ارکان پارلیمنٹ کا صوابدیدی کوٹہ ختم کر دیا گیا۔ وی آئی پی حج کی سہولت بھی ختم کر دی گئی۔ آئندہ سال 65 ہزار افراد ریگولر سکیم کے تحت اور 40 ہزار افراد سپانسرشپ سکیم کے تحت حج کریں گے۔ درخواستوں کی وصول یکم اکتوبر سے ہو گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں ریاستی اسمبلی کے انتخاب کے ڈرامے کا دوسرا ایکٹ بھی فلاپ ہو گیا۔ الیکشن ڈرامہ کے خلاف جلوس اور ریلیاں نکالی گئیں۔ فوجی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکروں پر ووٹ ڈالنے کی اپیلیں دھماکوں میں دب گئیں۔ پولنگ سٹیشن ویران رہے۔ پلوامہ میں ایک بھی شخص نے ووٹ نہیں ڈالا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر خوفزدہ کیوں ہیں۔ احتساب کے لئے پیش کیوں نہیں ہوتیں؟ حال سے سبق سیکھنے کی بجائے ماضی کی غلطیوں پر زیادہ ضد اور ہٹ دھرمی سے عمل پیرا ہیں۔ ان کا پروگرام تباہی کی طرف لے جائے گا۔

○ لیبر قوانین کی خلاف ورزی روکنے کے لئے اخباری اداروں میں خصوصی انسپکٹر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ لیبر انسپکٹر عمل در آمد ٹربیونل کے براہ راست ماتحت ہوں گے۔ ٹربیونل کے صوبائی بنچ تشکیل دیئے جائیں گے۔ وزارت اطلاعات' وزارت محنت اور اخباری کارکنوں کی تنظیمیں عمل در آمد کی نگرانی کریں گی۔

○ مسٹر آصف زرداری وٹو کیس کے موقع پر حالات کا جائزہ لینے کے لئے لاہور پہنچ گئے۔ انہوں نے سرکاری وکلاء سے صلاح و مشورہ کیا کہ عدالت کا رجحان کس طرف ہے؟

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کو نااہل قرار دینے کے لئے جونیجو لیگ کے ایک رکن نے سپیکر پنجاب اسمبلی کے پاس ریفرنس دائر کر دیا ہے۔ اس میں ان پر ایک طیارے کی خریداری کے سلسلے میں بے ضابطگیاں کرنے کا الزام ہے۔

○ مسٹر منظور وٹو نے کہا ہے کہ طیارہ وزیر اعظم کی ہدایت پر خریدا گیا ہے اس لئے ریفرنس وزیر اعظم کے خلاف ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ یہ طیارہ گورنر پنجاب کے نام خریدا گیا اور آج بھی گورنر کے فلیٹ میں شامل ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ افغانستان میں پہلی بار سرکاری افواج اور طالبان آمنے سامنے آئے ہیں۔ اب اصل طاقت کی آزمائش ہو گی اور پتہ چلے گا کہ کون کتنے پانی میں ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر منظور موہل نے کہا ہے کہ مجھے نگران حکومت میں شامل کیا جائے۔ گند صاف کر کے سیاست چھوڑ دوں گا۔

ضرورت ڈپلومہ ہولڈرز

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے لئے گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے ۳ سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کی ضرورت ہے۔ کم از کم ابتدائی تنخواہ تین ہزار روپے ماہانہ۔ سابقہ تجربہ اور اضافی قابلیت پر بڑھائی جا سکتی ہے۔
مفت سنگل رہائش اور دیگر مراعات مثلاً میڈیکل، گریجوٹی، پنشن، سالانہ چھٹیاں لیبر قوانین کے مطابق۔ تصدیق شدہ درخواستیں معہ کوائف۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۱۸ جہلم
فون نمبر 0541-622428-29

کوٹھی و گائنی کلینک
برائے فوری فروخت

چار بیڈ اٹیچڈ باتھ، اعلیٰ ترین فٹنگ بمعہ گیزرز، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج، سٹڈی روم، سائیڈ روم، سٹنگ روم، جدید ترین کچن، سرونٹ روم بمعہ باتھ، سٹور روم، کار پورچ، سرسبز لان، پختہ صحن پانی دو لائنیں، بجلی دو لائنیں، ٹیلی فون دو لائنیں گیس سلنڈر چار عدد، جنریٹر ایک عدد، اے سی ایک عدد، فلی فرنشڈ (HOLLOW WALLS) کے ساتھ، جدید طرز تعمیر، بمع ایک عدد گائنی کلینک گزشتہ آٹھ سال سے چلتا ہوا جس میں ویٹنگ روم دو عدد، لیبر روم، آفس و ایگزامینیشن روم ایڈمشن روم دو عدد، صحن دو عدد، کارنر پلاٹ رقبہ ½ اکنال، پختہ سڑک پر واقع سرگودہا روڈ سے ملحقہ دریائے چناب کے نئے پل اور بس سٹینڈ کے قریب تر۔ ڈیمانڈ ۵ ملین۔ قابل مفاہمت
برائے رابطہ
منیر احمد ملک و ڈاکٹر فہمیدہ منیر
12/5 دارالیمن شرقی ربوہ
فون: 04524-212426

عورتوں اور بچوں کی شافی علاج گاہ
جنبہ ہومیو ہسپتال
24 گھنٹے سروس
32/2 دارالبرکات ربوہ فون نمبر 211219

ضروری اعلان: جن احباب کو ڈش اینٹنا کا صحیح رزلٹ حاصل نہیں ہو رہا وہ جلد رابطہ کریں تاکہ صحیح رزلٹ لانے میں انکی مدد کی جاسکے۔ فون: 212974

یہ ضرور لکھیں کہ: • ڈش کتنے فٹ کی ہے۔ • LNB کون سی ہے • ریسیور کونسا ہے
ہر سائز کا ڈش اینٹنا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام
• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212974

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ رقبہ 2 کنال 4/2 دار الصدر شمالی صدر چوک کے قریب فروخت کیلئے موجود ہے۔ خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
حنیف احمد کامران
فون: دوکان 212515
گھر 212300

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی ۱ ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دکان: 434
گھر: 211244

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت، گھبراہٹ، کمی نیند کیلئے معالج

دوا تاثیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // **اکسیر اولاد نرینہ** (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235